

تصانیف مرتب کیں۔ The Holy 'The Battle of Islamic Shariah in India'- The Holy Quran and Biology-
 'Need to Institutionalise Zakat- 'Islam in Concept- 'Evolution or Creation- 'Quran and Natural World-
 'Rise and Fall of Muslims in Science- 'Shariah House A Basic Need- 'Cloning Testifies Resurrection-
 'Quran, Science and The Muslims- 'Moon Sighting and Astronomical Calculations-

مجلہ ”الحق“ کے ساتھ آپ خصوصی شفقت فرماتے تھے اور ہر ماہ دو تین تین مضامین انتہائی سلیقے اور خوبصورت انداز میں کمپوز شدہ بھیجتے تھے جن کی وجہ سے ”الحق“ کے قارئین آپ کے نام سے مکمل طور پر مانوس ہو چکے تھے۔ علامہ مرحوم کی وفات سے جہاں ”فرقانہ اکیڈمی“ اور پسماندگان کو نقصان پہنچا ہے وہیں ماہنامہ ”الحق“ بھی ان کی جدائی سے ایک عظیم اہل قلم کی نگارشات سے محروم ہوا ہے۔ الغرض آپ کا سانحہ ارتحال تمام عالم اسلام کے لئے بالعموم اور مسلمانان برصغیر کیلئے وقعت الواقعہ اور سانحہ فاجعہ سے کم نہیں۔ مشرق و مغرب اور اسلام و سائنس کے درمیان فاصلے کم کرنے والا یہ عظیم انسان بہت ہی نازک وقت میں اٹھ گیا ہے۔ کاش ملک الموت ان نازک حالات میں علامہ مرحوم کو کچھ اور وقت دیتا۔ ع کرتا ملک الموت تقاضا کوئی دن اور

اس عظیم علمی المیہ پر ہم خود بھی تعزیت کے مستحق ہیں اور اس موقع پر ”فرقانہ اکیڈمی“ کے ذمہ داروں آپ کے صاحبزادگان اور تمام ندوی حلقے سے بھی دلی تعزیت کرتے ہیں۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں سو گوار چھوڑی ہیں۔ نماز جنازہ بعد نماز عصر معظم بی ٹی ایم لے آؤٹ میں اور کئی اور تدفین آبائی وطن چک بانا ور (مضافات بنگلور) میں کی گئی۔

آخر میں ہم حضرت علامہ مرحوم کے رفع درجات کے لئے دعا گو ہیں کہ دین کے اس عظیم خادم اور لا جواب مبلغ کو اعلیٰ علین میں بلند مقام عطا ہو۔ (امین)

ع آساں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

پاک بھارت کشیدگی اور حکمرانوں کا لائحہ عمل

جنوبی ایشیاء اور خصوصاً برصغیر پاک و ہند پر ایک بار پھر جنگ کے سیاہ بادل منڈلا رہے ہیں۔ بارڈروں اور سرحدات پر مہینوں سے متعین دونوں جانب افواج کے درمیان روزانہ فائرنگ کا تبادلہ بھی ہو رہا ہے۔ کسی بھی لمحے اور کسی بھی جانب سے کوئی بھی بڑی کارروائی کا امکان کافی حد تک نمایاں ہے۔ حالات کشیدگی کی انتہا پر ہیں اور نفرتوں اور کدورتوں سے بھرے دو طرفہ مذاکرات جاری ہیں۔

آخری جنگ ثابت ہوگی۔ اور یہ روایتی جھڑپ ثابت نہیں ہوگی بلکہ دونوں جانب سے ایٹمی اور تابکاری اسلحہ وہ قیامت برپا کرے گا کہ شاید خطہ ارض میں کبھی پہلے اس کا مظاہرہ ہوا ہو۔ سوال یہ ہے کہ حالات اس حد تک آخر کیوں پہنچ گئے؟ اس کا مختصر اور سیدھا جواب یہ ہے کہ بھارت اگر روایتی ہتھیاروں کا استعمال کرنا انصافی پر مبنی موقف چھوڑ دیتا اور کشمیر پر اپنا غاصبانہ تسلط ختم کر دیتا تو دونوں ملکوں کا وجود اب داؤ پر نہ لگتا اور نہ ہی دونوں جانب کی اقوام کا معاشی قتل عام ہوتا۔ دنیا بھر کے مختلف متحارب ملک اپنے مسائل اور جھگڑے مذاکرات اور افہام و تفہیم سے حل کر رہے ہیں اور ایک ہم میں کہ آزادی کی صبح سے لے کر آج تک اپنے جھگڑے اور کدورتیں کم نہ کر سکے۔ بلکہ دن بدن اس میں اضافہ ہو رہا ہے اگر بھارت یہ سمجھتا ہے کہ سرحدوں پر افواج کا جوم اکھٹا کر کے یا پاکستان پر جنگ مسلط کر کے وہ پاکستان کو مجبور کر دے گا کہ وہ کشمیر کے قضیہ سے دستبردار ہو جائے تو یقیناً یہ اس کی بھول ہے کہ جس ملک نے اپنا سب کچھ کشمیر کے لئے آج دیا ہو اور وہ اپنے 54 سالہ سیاسی موقف سے یونہی آسانی سے دستبردار ہو جائیں تو یہ ناممکن ہے اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ خود کشمیریوں نے 70 ہزار سے زائد اپنے قیمتی افراد آزادی کشمیر اور الحاق پاکستان کے لئے قربان کر دیئے ہیں اور ان کی رگ رگ اور نس نس میں آزادی و انقلاب کا خون دوڑ رہا ہے۔ تو کیا وہ اس قدر جدوجہد اور قربانیوں کے باوجود اس سے دستبردار ہو جائیں گے؟ بھارت کو چاہیے کہ وہ حقائق کی دنیا میں رہتے ہوئے کشمیر کے مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے غور و فکر کرے اور کشمیریوں کو ان کا جائز حق دے اور اپنا جنگی جنوں ختم کرے اور اپنے روز بروز ہتے ہوئے جنگی وسائل کو اپنے عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کرے۔ اسی میں اس کی بھلائی ہے ورنہ آئندہ کے پچاس سالوں میں بھی دونوں ممالک کے حصے میں غربت و افلاس اور بھوک ہی لکھی ہوگی۔ یہاں پر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ واپجائی نے ایک ایسے وقت میں یہ ڈرامہ رچایا جب ریاست گجرات میں انتہا پسند ہندوؤں اور دہشت گرد تنظیموں نے حکومت کی سرپرستی میں مسلمانوں کا قتل عام کیا جس میں ۳ ہزار سے زائد مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا اور اربوں مالیت کی املاک اور سامان تباہ کر دیئے گئے۔ جس پر اقوام عالم کی طرف سے بھی احتجاج کیا گیا۔ اور خود اندرونی ملک اپوزیشن جماعتوں نے بھی واپجائی کو آڑے ہاتھوں لیا۔ چنانچہ اس نے از خود کشمیر میں فوجی کمپ پر حملے کا ڈرامہ رچایا اور دنیا کی نگاہیں گجرات کے مظالم اور اندرونی مسائل سے پھیر لیں۔ اور پھر اس کے ساتھ ساتھ یہ دہشت گردی کے خلاف رچائے جانے والے ڈرامے سے بھی اپنے لئے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے کہ پاکستان کشمیر میں دہشت گردوں کو بھیج رہا ہے۔ لہذا اگر اس بارڈر ٹیرازم کو بھی ختم کر دینا چاہیے۔ یہ پٹی بھی بھارت کو امریکہ کی پڑھائی ہوئی ہے اور امریکہ و برطانیہ و دیگر تمام عالم کفر نے واضح طور پر بھارت کا ساتھ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور ہمارے مشرف صاحب حسب سابق اس دباؤ کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ جبکہ شنید ہے کہ اندرون خانہ سب کچھ داؤ پر لگ چکا ہے اب صرف فاتحہ خوانی باقی ہے۔ دیکھئے کہ روسی صدر کی دعوت مذاکرات اور امریکی دوسری دوسری میں ہم مزید کیا چھھوٹے ہیں؟